© rasailojaraid.com

مرد مومن سن ذرا

تیری تہذیب تری طرح مثالی نہ رہی
بیچ ڈالی ہے خودی تو نے سیادت کے عوض
تیری آنکھ میں وہ عجز کی لالی نہ رہی
بے ضمیری پہ ہے خوش اپنی جلالت کے عوض
تیرا ایمان ہے زمانے کی رسومات میں گم
دے کے اپنا یہ جنوں تو نے خریدی جو خرد
اس خدا پر بھی تیری پختہ خیالی نہ رہی
ہو چکا پھر تو فنا اپنی خیانت کے عوض

تیرے ساغر میں چھلکتی ہے بغاوت کی شراب
ہے ترے دل کی تباہی تیرا بے خود سار باب
مسجدیں کیوں ہیں ترستی تیرے چہرے کے لئے
بے اثر کیوں ہے تیرا کفر پہ آخر یہ شباب

تو نے سمجھا ہے گل و رنگ کو بس اپنا جہاں
تیرے اسلاف کی ٹھوکر میں زمانہ تھا کبھی
وسعت فکر تیری کھو چکی آخر ہے کہاں
تیر و شمشیر کی بانہوں میں ٹھکانہ تھا کبھی
تیرے افکار کا مرکز ہے ترا اپنا وجود
تھی کبھی تیری نگاہوں میں شجاعت کی چمک
بے اثر کیوں ہے بھلا تجھ پہ بتا آیت قرآن
دل میں توحید کی مشعل کا خزانہ تھا کبھی

تجھ کو اسلام سے نسبت کا کوئی پاس نہیں
تیرے کردار میں اس پھول کی بو باس نہیں
تو نے سمجھا ہے فقیری کو بھی حسرت کا جہاں
موت ہوتی ہے کہ جب ہوتی کوئی آس نہیں

تو نے سمجھا ہے شب و روز کو معمول کی بات
کاش پیدا تیرے دل میں محبت ہو کبھی
ہے رات گیا دن ، جو ہوا دن تو گئی رات
تیرے کردار کو اسلاف سے نسبت ہو کبھی
ان میں تو ہیں پنہاں تیری تکمیل کے اسرار
اتنا اسلام کی عظمت کو تو سینے میں بسا
جو سمجھے انہیں تو ، تو یہ لمحات ہیں سوغات
تجھ کو اسلاف میں ہونے کی سعادت ہو کبھی

مسعود الرحمٰن اثر بن عبد الواحد نقیب

© rasailojaraid.com